غیبت

سے کیسے باز آئیں؟

تالیف: ہناء الصنیع

ترجمہ: سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

شفاء اللہ الیاس تیمی

بسم الله الرحمن الرحيم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

(ابن آدم کے زیادہ تر گناہوں کی وجہ اس کی زبان ہے)

صحیح الترغیب

آپ غیبت سے کیسے باز آئیں؟

خوش آمدید!

آپ کی بلند ہمتی قابل مبارک باد ہے جس نے آپ کو نجات کی جستجو میں اس کتاب کی ورق گردانی پر آمادہ کیا۔میرے خیال سے آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو غیبت کے شر سے بچنے کےآرزو مند ہیں حتی کہ اس کی سماعت کے گناہ سے بچنے کے لئے بھی کوئی فوری حل چاہتے ہیں---

یقینا آپ بھی اس کا آسان ترین راستہ جاننا چاہتے ہیں ' آپ واقعی مثبت فکر کے حامل انسان ہیں۔ اس لیے کہ آپ اللہ کے اس فرمان کے معنی ومفہوم سے بخوبی واقف ہیں: {وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾} [سورة الحجرات:١٢].

ترجمہ: تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے ' کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو ۔بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ۔

آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں ' غیبت اور اس کی سماعت جوکہ گناہ کے اعتبار سے غیبت کرنے سے کم نہیں ہے ' کے گناہ سے نجات پانے کے لئے ہم کچھ عملی طریقے اور نسخے بتا کر آپ کی مدد کریں گے ۔

اللہ سے اعانت طلب کریں اور پھر ہمارے ساتھ پڑھتے جائیں:

١۔غیبت سے زبان کو پاک وصاف رکھنے کے لیے آپ کے اندر پختہ ارادہ اور مضبوط رغبت کا پایا جانا ضروری ہے ۔

آپ یہ جان لیں کہ لفظ ناممکن صرف کمزور عزم وہمت والے لوگوں کی ڈکشنری میں ہی پایا جاتا ہے۔

فوج کے کسی لیڈر سے کہا گیا:ألب کے پہاڑ بلند وبالا ہیں جو آپ کی پیش قدمی کے لے رکاوٹ بن سکتے ہیں ---تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا:تب تو زمین سے ان پہاڑوں کا کھسکنا یقینی ہے---

٢۔اپنی نیت کی تجدید کریں اور اللہ کے ساتھ راست گو ئی سے کام لیں ۔۔تاکہ غیبت اور اس جیسے گناہوں سے باز آنے پر آپ کو توفیق الٰہی

نصیب ہوسکے :{وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ﴿٦٩﴾} [سورة العنكبوت:٦٩].

ترجمہ: اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھادیں گے۔یقینا اللہ تعالی نیکوکاروں کا ساتھی ہے۔

کلمہ "جاھدوا" پر غور کریں ۔۔جس چیز کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اسے پانے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے :اور وہ ہے شیطان اور نفس سے جہاد۔

آپ اسے مشکل نہ سمجھیں کیوں کہ آپ نے اپنی زندگی میں بہت سی چیزیں حاصل کرنے کے لئے جہاد کیا اور آپ کو کامیابی بھی ملی' مثلا آپ نے اپنی پڑھائی کے لئے محنت اور جتن کیا اور تلاش رزق میں در در کی ٹھوکڑیں کھائی ۔۔کیا ایسا نہیں ہے؟

کہا جاتا ہے کہ:آپ کی جانفشانی اور لگن کے بہ قدر ہی آپ کی تمنا او رآرزو پوری ہوتی ہے ۔

۳-کیا آپ جانتے ہیں کہ بہ کثرت قولی اور فعلی عبادتوں کےذریعہ آپ غیبت سے باز آسکتے ہیں ؟آپ کہ سکتے ہیں وہ کیسے؟ اس کا جواب درج ذیل ہے....

ہمارے علم میں یہ بات ہے کہ اطاعت سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہےاور معصیت سے اس میں کمی آتی ہے۔۔اس کا مطلب یہ ہےکہ آپ کا ایمان اس وقت بڑھنے لگتا ہے جب آپ کثرت سے اچھے اعمال انجام دیتے ہیں۔۔اس وقت آپ گناہوں سے مقابلہ کرنے میں بہت مضبوط ہوجاتے ہیں خاص طور پر غیبت جیسے کبیرہ گناہ سے ۔۔۔

۴-غیبت کرنے سے قبل آپ اپنی آنکھیں موند کر یہ تصور کریں کہ آپ کسی مردہ انسان کا بدبودار گوشت اپنے دانتوں سے چبارہے ہیں اور اس سے خون رس رہا ہے !

اس قبیح ذائقے کا یہ تصور آپ کی زبان کو مکمل طور پر غیبت سے دور کردیگا ۔۔۔انسان کے گوشت کھانے کے تعلق سے ہم نے بہت کچھ سنا ہے، ہم یہ نہیں جانتے کہ ایسے لوگ ہمارے درمیان ہی جیتے ہیں،بلکہ بسا اوقات تو ہم ہنستے کھیلتے ان کے کردار میں شریک بھی ہوتے ہیں!۔

رسول اللہ ﷺنے فرمایا : جب میرے رب نے مجھےمعراج کرایا تو کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے میرا گزر ہوا جن کے ناخون تانبے کے تھے، وہ اپنے چہرے اور سینے کو نوچ رہے تھے، میں نے

جبریل سے پوچھا : یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل نے کہا :یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے
اور ان کی عزت وآبرو پامال کرتے تھے۔۔(صحیح الجامع)۔
۵۔آپ کامیاب لوگوں کی سوانح حیات کا مطالعہ کریں ' آپ دیکھیں گےکہ قیل وقال کے لیے ان کے پاس وقت نہیں ہوا کرتا تھا۔۔کیا آپ کی نگاہ میں کوئی ایسی عظیم شخصیت ہے جنہوں نے اپنی عمر غیبت کی محفلوں اور بحث ومباحثہ میں ضائع کردیا ہو؟
عامر بن عبد قیس ایک زاہد وعابد تابعی ہیں ' ان کے بارے میں آتا ہے کہ کسی نے ان سے کہا:آپ مجھ سے بات کریں' تابعی نے جواب دیا :پہلے سورج کو روک لو پھر میں بات کروں گا۔
۶۔آپ ورزش کیا کریں تاکہ آپ کی جسمانی قوت میں اضافہ ہو۔۔اوراپنے آپ کو ایسی جائز چیزوں میں مشغول رکھیں جو آپ کے لیے نفع بخش ہوں ضرور رساں نہیں۔
۷۔تلاوت قرآن اور ذکر وأذکار سے اپنی گفتگو کو آباد رکھنے کی چاہت رکھیں ،اور اگر دنیوی باتیں کرنا ضروری ہو تو جائز حال أحوال اور مسرت آمیز خبروں کی ہی بات کریں ۔۔کسی کا بیان ہے کہ اسے قرآن یادکرنےمیں پریشانی ہوتی تھی لیکن جب انہوں نے غیبت سے توبہ کرلیا تو صرف ایک ماہ میں سورہ بقرہ اور آل عمران دونوں حفظ کرلیا!۔
۸۔آپ کی باتیں لکھی اور محفوظ کی جاتی ہیں،اللہ کا فرمان ہے :{مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿١٨﴾} [سورة ق:١٨].
ترجمہ: انسان منہ سے کوئی بات نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔
(ما یلفظ من قول)یعنی وہ جو بات بھی بولتا اور منہ سے نکالتا ہے۔۔
(إلا لدیہ رقیب): اس کے پاس نگہبان رہتا ہے۔
(عتید):جہاں کہیں بھی ہو وہ نگہبان اس کے ساتھ موجود رہتا ہے۔
اس کامطلب یہ ہے کہ کوئی بات زبان سے بولنے سے پہلے اسے خوب تول لیا کریں۔
۹۔کوئی بھی شخص اپنے لیے افلاس قبول نہیں کرتا ۔۔اس لیے کہ مال ایک قیمتی شیئ ہے اور اس سے بھی زیادہ قیمتی نیکیاں ۔۔۔
آپ یاد کریں کہ آپ نے اپنے دامن مراد کو نیکیوں سے بھر نے کے لئے کتنی محنتیں کی ۔۔۔لیکن آپ کسی کی غیبت کرکے ان تمام

نیکیوں کو پل بھر میں اس کی جھولیوں میں ڈال دیتے ہیں۔وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور آپ خسارے میں رہتے ہیں!۔
آپ ایمان اور ارادے میں مضبوطی پیداکریں ۔ اور یہ قبول نہ کریں کہ آپ کی نیکیاں کسی اور کی جھولی میں چلی جائیں۔
بڑی محنت اور جاں فشانی سے آپ نے وہ نیکیاں جمع کی ہیں ' اور آپ ہی اس سے مستفید ہونے کا زیادہ حق رکھتے ہیں ۔
رسول اللہ صلی علیہ و سلم کا فرمان ہے :کیا تمہیں پتا ہے کہ مفلس کون ہے؟صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جواب دیا:ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ مال ودولت ہو اور نہ ساز وسامان۔آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :میری امت میں مفلس وہ ہے جس کی پیشگی بہ روز قیامت نماز' روزہ اور زکاۃ کے ساتھ ہوگی لیکن انہوں نے کسی کو گالی دی ہوگی،کسی پر کیچڑ اچھالا ہوگا' کسی کا مال کھایا ہوگا ،کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا ' ان مظلوموں میں اس کی نیکیاں تقسیم کر دی جائیں گی اور اگر انصاف ہونے سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہوجائیں گی تو مظلوموں کے گناہ اس پر لاد دئے جائیں گے ' پھر اسے جہنم میں ڈھکیل دیا جائے گا"۔مسلم

۱۰۔ آپ خود کو مسلمانوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنے کا خوگر بنائیں کیونکہ یہ ایسی عبادت ہے جس کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے۔ اس سے آپ کو غیبت کے گناہ سے نجات مل جاتی ہے اور غیبت کرنے والا دوبارہ آپ کے سامنے غیبت کرنے کی سوچتابھی نہیں' انجام کار غیبت سن کر اس پر خاموش رہنے سے جو آپ کی نیکیاں رائگاں ہوتی تھی ' اس کے اس شر سے آپ محفوظ ہوجاتے ہیں۔
اس حدیث پر عمل پیرا ہوکر آپ غیبت سے باز آسکتے ہیں ' وہ اس لیے کہ عزت و آبرو کی حمایت کرنا اور اس پر انگلی اٹھانا یہ دونوں باہم یکجا نہیں ہو سکتے ۔۔رسول اللہ صلی علیہ و سلم نے فرمایا :"جو شخص غائبانے میں اپنے بھائی کی عزت وعصمت کی حفاظت کرتا ہے ،اللہ کے اوپر یہ حق بنتا ہے کہ اللہ اسے جہنم سے آزادی عطاکرے "(صحیح الجامع)

۱۱۔آپ اپنے آپ سے کہیں، میں اپنے نفس اور شہوت پر حکومت اور غلبہ پانے کے لیے اپنی قوت وطاقت کا امتحان لوں گا ۔ اب میں کسی کی غیبت نہیں کروں گا خوا ہ اس کے أسباب جس قدر بھی مضبوط

ہوں ۔پھر آپ نفس اور شیطان پر فتحیابی کی لذت محسوس کریں گے ،یہ حلاوت و لذت، جس آپ اپنے اندر محسوس کرینگے ،یہ ایمان میں زیادتی کی لذت ہوگی جو آپکی طاعت وبندگی-غیبت کو چھوڑنے - کی وجہ سے پیدا ہوگی -

جب جب آپ ایسا کریں گےتب تب آپ انشراح صدر اور ایک ایسی انسیت محسوس کریں گے جو اطاعت الہی سے پیدا ہوگی،آپ یہ نہ سوچیں کہ اللہ کی نافرمانی سے اجتناب کرکے آپ صرف خود کوگناہ سے محفوظ رکھتے ہیں بلکہ آپ گناہ کو چھوڑنے پر بھی اجر سے نوازے جاتے ہیں ،آپ کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور آپ پوری زندگی اس کی لذت سے شاد کام ہوتے رہیں گے-

١٢-صدق دل سے بہ کثرت اس شخص کے حق میں دعا کریں جس کی آپ نے غیبت کی ہو ،یا آپ کے نفس نے جس کی غیبت کرنے کی آپ کو ترغیب دی ہو ۔اس دعا کے بعد شیطان آپ کے اندر غیبت کا وسوسہ بھی پیدا نہ کرسکے گا ، آپ جانتے ہیں کیوں؟ وہ اس لیے کہ آپ نے اس کے منشا کی خلاف ورزی کی ہوگی اس لئے وہ چاہے گا کہ جس طرح وہ ہلاک ہوا ہے اسی طرح آپ بھی ہلاکت سے دوچار ہوں،لیکن واقعہ میں گناہ کے بجائے آپ کی نیکیاں بڑھیں گی ، شیطانی وسوسہ الٹا اثر دکھلائے گا جس سے اس کا غصہ بڑھکے گا اور خوشی غارت ہوجائے گی اور وہ ایسی صورت میں آپ کو چھوڑ کر کسی سیدھا سادہ انسان کی تلاش میں نکل جائے گا جسے وہ بہ آسانی گمراہ کرسکے :

{قَالَ رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي ٱلْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾} [سورة الحجر:٣٩-٤٠].

ترجمہ: شیطان نے کہا : اے میرے رب ! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی کو مزین کروں گا اور ان سب کو بہکاؤں گابھی-سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لئے گئے ہیں-

یعنی میں ان کے سامنے معاصی کو خوبصورت بناکر پیش کرونگا اور انہیں گناہوں کی رغبت دلاؤنگا-

(إلا عبادك منهم المخلصين):سوائے ایسے شخص کے جسے تو نے اپنی توفیق سے چن لیا اور ہدایت سے نوازا،ایسے شخص پر نہ میرا

کوئی زور چلنے والا ہے اور نہ ہی اس سے مقابلہ کی میرے اندر سکت ہے۔
۱۳-آپ اپنی زندگی میں بلند مقاصد کے حصول کے لئے کوشاں رہیں، خواہ یہ مقاصد آپ کے ذاتی ہوں ' یا ان کا تعلق آپ کے خانوادے اور اہل خانہ سے ہو یا آپ کے میدان اختصاص سے ۔اس سے آپ ہمہ وقت فائدہ مند کاموں میں مصروف رہیں گے ۔غیبت اور اس جیسے کبیرہ گناہوں سے آپ کی توجہ پھر جائے گی۔
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :(مجھے کسی چیز پر اس قدر شرمندگی نہیں ہوتی جتنی اس دن ہوتی ہے جس دن کا سورج غروب ہوجاتا ہے ' میری زندگی کا ایک حصہ کم ہوجاتا ہے اور میرے خزانہ عمل میں کو ئی اضافہ نہیں ہوتا)
۱۴-عفو ودرگزر ایسا مضبوط ہتھیار ہےجو غیبت کو اس کی گود میں ہی قتل کردیتاہے، کم ہی ایسے جھگڑالو ہیں جنکی زبانیں غیبت کی آگ سے محفوظ رہتی ہیں۔اس لیے کہ ان کے دل دشمنی کی تپش سے جل رہے ہوتے ہیں۔
اس میں درس عبرت یہ ہے کہ آپ جھگڑوں سے جلد از جلد نمٹنے کی کوشش کریں ، یا تو آپ جھگڑے کا خاتمہ کریں یا عفو ودرگزر کا معاملہ کریں یا نہیں تو جھگڑے سے غفلت برتیں ۔اس لیے کہ جھگڑے کی بقاء غیبت کی راہ ہموار کرتی ہے۔-
ان اشعار کا کہنے والا کتنا دانشمند اور حکیم ہے :

لما عفوت ولم أحقد على أحد — أرحت نفسي من هم العداوات

إني أحيي عدوي عند رؤيته — لأدفع الشر عني بالتحيات

وأظهر البشر للإنسان أبغضه — كأنما قد حشى قلبي محبات

الناس داء ' وداء الناس قربهم — وفي اعتزالهم قطع المودات

ترجمہ:
جب میں عفو ودرگزر کا دامن تھامے رہتا ہوں اور کسی سے حقد وحسد نہیں رکھتا تو میں عداوت کے غم سے اپنے آپ کو راحت دیتا ہوں۔
میں دشمن کو دیکھتا ہوں تو اسے سلام کرتا ہوں۔ میں سلام کرکے خود کواس کی ایذا رسانی سے دور رکھتا ہوں۔
میں ایسے انسان کے لیے بھی خوش روئی کا اظہار کرتا ہوں جس سے میں بغض رکھتاہوں گویا کہ میرا دل اس کی محبت سے سرشار

ہو۔
لوگ بیماری کی مانند ہیں اور ان کی بیماری ان کی قربت ہے اور ان سے کنارہ کش رہنے سے بھی محبت ومودت کے رشتے ختم ہوجاتے ہیں۔
۱۵-تقوی شعار احباب اور پاک باز ہم نشینوں کا انتخاب کریں۔کیونکہ یہ لوگ آپ کے سامنے کسی کی غیبت نہیں کریں گے۔اس طرح آپ غیبت سننے اور اس میں شریک ہونے کے گناہ سے محفوظ رہیں گے۔رسول اللہ صلی علیہ و سلم کا فرمان ہے:"مومن ہی کی صحبت اختیار کرو،اورتمہارا کھانا متقی لوگ ہی کھائیں"صحیح الترغیب
۱۶-اپنی عزت آپ کریں اور خود کو پستی سے بچائیں ، اس لیے کہ غیبت کرنے والوں کی صحبت_خواہ آپ ان کے ساتھ غیبت میں شریک نہ بھی ہوں_آپ کی قدرومنزلت کم کردیتی ہے۔
شاعر کہتاہے:

وصاحب إذا صاحبت حرا مبرزا　　　　یزین ویزری بالفتی قرناءہ

ترجمہ :اگر آپ کو دوستی کرنی ہے تو ایسے شخص سے دوستی کریں جو آزاد ' نمایاں اور باعث فخر وزینت ہوکیونکہ (جس طرح کسی کے مقام ومرتبہ کا اندازہ اس کے دوستوں سے ہوتا ہے بعینہ) اس کی رذالت و پستی کاسبب بھی اس کے دوست احباب ہی ہوتے ہیں۔
۱۷-جب آپ کو کسی ایسی محفل میں مدعو کیا جائے جہاں غیبت کی جاتی ہو توآپ ایسی محفلوں میں شریک نہ ہوں۔۔کیونکہ دعوت قبول کرنے کے لیے علماء کرام نے کچھ شرطیں بتائی ہیں جب تک یہ شروط پورے نہ ہوں تب تک دعوت میں شریک ہونا واجب اور مستحب نہیں ہوتابلکہ اس طرح کی دعوت میں شرکت حرام ہوگی۔
دعوت میں شرکت کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ : دعوت والی جگہ میں کوئی منکر چیز نہ ہو،اگر وہاں کوئی منکر چیز پائی گئی اور مدعو شخص اس منکر کو ختم کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو ایسی صورت میں اس کی شرکت دو سبب کی بنیاد پر ضروری ہے،ایک سبب دعوت قبول کرنا اور دوسرا منکر کو ختم کرنا ہے،لیکن اگر منکر کو ختم کرنے کی اس کے اندر سکت نہیں ہو تو اس کا شریک ہونا حرام ہے۔
۱۸-آپ غیبت کی خطرناکی سے نجات پانے کے لئے برے لوگوں سے فورا دامن چھڑالیں ا ور ان سے کنارہ کش رہیں،قبل اس کے کہ ایسا دن آئے جب وہ خود آپ سے پلو جھاڑلیں ،پھر اس وقت آپ کو ان سے شناسائی اور ان کے ساتھ اپنی زندگی کے بتائے ہوئے قیمتی اوقات پر

شرمندگی کا احساس ہوگا:{يَٰوَيۡلَتَىٰ لَيۡتَنِي لَمۡ أَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِيلٗا ﴿٢٨﴾ لَّقَدۡ أَضَلَّنِي عَنِ ٱلذِّكۡرِ بَعۡدَ إِذۡ جَآءَنِيۗ وَكَانَ ٱلشَّيۡطَٰنُ لِلۡإِنسَٰنِ خَذُولٗا ﴿٢٩﴾} [سورة الفرقان:٢٨-٢٩].

ترجمہ: ہائے افسوس کا ش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا ۔ اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کردیا کہ نصیحت میرے پاس آپہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے۔
اس آیت کا حکم ہر دو محبت کرنے والے شخص کے حق میں عام ہے جو اللہ کی معصیت میں باہم شریک ہوتے ہیں خواہ وہ خویش واقارب ہوں یا دوست و احباب یا میاں بیوی یا کوئی اور۔

٢٠-آپ ایسے شخص کی مدد کریں جس کے تعلق سے آپ کو یہ یقین ہو کہ وہ آپ کو غیبت کرتے وقت متنبہ کریگا اور آپ بھی اسے غیبت کرنے سے روکیں گے ' اللہ فرماتا ہے:{وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡبِرِّ وَٱلتَّقۡوَىٰۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعِقَابِ ﴿٢﴾} [سورة المائدة:٢].

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگار ی میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو ' بے شک اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے۔

٢١-آپ ایک ایسا سیونگ باکس رکھیں جو کسی سے کھل نہ سکے۔جب کبھی کسی کی غیبت کریں تو اس باکس میں کچھ پیسے رکھ دیں جو معمولی رقم نہ ہوتاکہ آپ ان پیسوں کو صدقہ کر سکیں ' اس سے غیبت میں کمی آتی جائے گی اور ہوسکتا ہے کہ آپ کی زبان غیبت سے نا آشنا ہی ہوجائے ۔

٢١-زیادہ امیدیں کرنا بھول جائیں اور یہ فراموش کر دیں کہ آپ لمبے سالوں تک زندہ رہیں گے، اچانک آنے والی موت کو کثرت سے یاد کریں، اپنے اوپر سے غفلت کا غبار جھاڑیں،تاکہ کھلی آنکھوں سے دنیا کی حقیقت کو دیکھ سکیں ' تب آپ ہر پل دنیا کو خیر آباد کہنے کے لئے تیار رہنے لگیں گے' اس لیے ضروری ہے کہ آپ از سرے نو تمام گناہوں سے بار بار توبہ کرتے رہیں۔

٢٢-غیبت کے کچھ اسباب یہ ہیں:

* بے کاری اور فارغ البالی:رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :"دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے تعلق سے بہت سارے لوگ دھوکے میں ہیں ۔۔ایک صحت و تندرستی اور دوسری فارغ البالی"صحیح البخاری ۔

"غبن" یہ ہے کہ آپ کسی نفیس چیز کو معمولی قیمت میں فروخت کر دیں۔
اس میں درس عبرت یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو مفید کاموں میں مشغول رکھیں۔فارغ البالی اور فارغ البال لوگوں کو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کی زندگی کو برباد اور آپ کی نیکیوں کو رائیگاں کردیں۔
* حسد :امام بخاری اور امام مسلم نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :"تم لوگ آپس میں بغض و حسد مت رکھو،جنگ کے میدان سے پیٹھ پھیر کر مت بھاگو اور آپس میں رشتہ ناطہ مت توڑو۔اللہ کے بندو تم بھائی بھائی بن جاؤ،کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دنوں سے زیادہ تک الگ رہے۔
حدیث میں مذکور تمام مذموم صفات کسی نہ کسی شکل میں غیبت کے راستے ہموار کرتے ہیں۔اس لیے آپ ان مذموم صفات سے دور رہیں۔
*بدگمانی:اللہ کا فرمان ہے:{يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱجۡتَنِبُواْ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعۡضَ ٱلظَّنِّ إِثۡمٞۖ وَلَا تَجَسَّسُواْ ﴿١٢﴾} [سورة الحجرات:١٢].
ترجمہ : اے ایمان والو !بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بد گمانیاں گنا ہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو۔
نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے بھی اپنی اس حدیث کے ذریعہ بدگمانی سے منع فرمایا ہے :" بدگمانی سےبچو،چونکہ ظن سب سے جھوٹی بات ہے،تجسس اور ٹوہ میں مت لگے رہو، آپس میں بغض و حسد مت کرو اور میدان جنگ سے پیچھے مت بھاگو۔اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ"۔ بخاری
لا تباغضوا :یعنی ایسا عمل انجام مت دو جو تمہیں آپس میں بغض کرنے پر آمادہ کرے،غیبت ان اعمال میں سے ایک ہے جو لوگوں کے لیے آپس میں بغض وحسد کرنے کا باعث ہوتے ہیں ۔
آپ کے اوپر یہ فرض بنتا ہے کہ آپ (فارغ البالی وبے کاری،حسد اور بدگمانی) کو یہ اجازت نہ دیں کہ یہ اللہ کےساتھ آپ کا تعلق خراب کردیں بلکہ ان کا علاج کریں اور اپنی شخصیت کو سنواریں۔
٢٣-زبان اور بیان جیسی نعمت کا شکریہ ادا کریں :نعمت کا شکریہ یہ ہے کہ آپ اس کا استعمال اس کام میں کریں جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے ۔رب کی قسم اللہ نےآپ کو زبان جیسی نعمت سے اس لیے نہیں نوازا کہ آپ غیبت وچغلخوری ' سب وشتم اور لعن طعن کریں

!.....بلکہ تلاوت قرآن،ذکر الہی ،تعلیم وتعلم ‘ دعوت وتبلیغ‘ أمر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے عظیم مقاصد اور ایسی بھلی بات کے لئے اس زبان کو اللہ نے پیدا کیا ہے جس سے قیامت کے دن رب کی رضا حاصل ہوگی۔

۲۴-زبان کی حفاظت کے تعلق سے اپنی ذاتی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔زبان کی آفت ومصیبت کے بارے میں بہ کثرت مطالعہ کریں ، تاکہ اس تعلق سے آیات وأحادیث اور اقوال سلف صالحین سے آپ آگاہ ہوں ،غیبت سے بازآنے کے لئے معرفت وآگہی ضروری ہے ،اپنے نفس کو ضرر رساں چیزوں سے دور رکھنے کی صلاحیت وقدرت کے معاملہ میں عالم اور جاہل یکساں نہیں ہوتے۔

۲۵-فون پر گفتگو میں زیادہ وقت مت ضائع کریں، اسی طرح خویش واقارب سے ملاقات میں بھی زیادہ وقت نہ لگائیں ۔کیونکہ کبھی کبھی زیادہ دیر باہم بیٹھنے سے مسلمانوں کی عزت و آبرو پر گفتگو ہونے لگتی ہے، ویسے بھی زیارت کے آداب میں سے ہے کہ زیادہ دیر نہ ٹھہرا جائے ‘ اس کی دلیل سورہ احزاب ہے جس میں اللہ رب العالمین نے بعض صحابہ کرام کی ملامت کی ہے ،کیونکہ صحابہ کرام دیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے گھر میں بیٹھے رہ گئے تھے۔

۲۶-جس طرح آپ اپنے بارے میں یہ مانتے ہیں کہ آپ کامل انسان نہیں ہیں اسی طرح دوسروں کے بارے میں بھی توقع رکھیں ‘ اور ان کے بارے میں زبان پر حرف شکایت نہ لائیں۔البتہ امر بالمعروف و النہی عن المنکر کا فریضہ ضرور ادا کریں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

إذا رمت أن تحي سليما من الردى ودينك موفور وعرضك صين

فلا ينطقن منك اللسان بسوأة فكلك سوءات وللناس أعين

وعاشر بمعروف وسامح من اعتدى ودافع ولكن بالتي هي أحسن

ترجمہ: تم اگر اپنے دین وایمان اور عزت و ناموس کی سلامتی کے ساتھ ہلاکت سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو زبان سے کسی کی عیب جوئی نہ کرو، کیوں کہ تمہارا سراپا خود عیوب سے بھرا ہوا ہے اور لوگوں کے پاس بھی انہیں دیکھنے کے لئے آنکھیں ہیں،لوگوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ اور ظالم کو در گزر کرو اور اپنا دفاع ضرور کرو لیکن اچھے انداز میں ۔

۲۷-جب کوئی آپ کو بھڑکانے کی کوشش کرے تو آپ سکون ووقار برقرار رکھیں اور غصہ نہ کریں تاکہ آپ کا رد عمل بہتر رہے ،آپ ہمیشہ اپنے رد عمل ہی کو اپنا فیصل بنائیں۔کیوں کہ کشیدگی ' ٹینشن ' تناؤ اورجذباتیت سے غیبت اور ایسی برائیوں کی راہیں ہموار ہوتی ہیں جن پر آدمی کوبعد میں شرمندگی ہوتی ہے ۔

۲۸- بہ کثرت تلاوت قرآن کا اہتمام کرنے سے آپ کی زبان اور دل میں پاکیزگی اور نفاست پید ا ہوتی ہے۔ چنانچہ جب آپ بد گوئی کا ارادہ کرینگے تو آپ کا زندہ دل غیبت پر آپ کو ملامت کرے گا اور رب کے خوف سے مضطرب ہوجائےگا اور آپ اپنی زبان پر بوجھل پن کا احساس کرنےلگیں گے ' پھر آپ کو غیبت میں کوئی مزا نہیں آئے گا بلکہ آپ غیبت کر ہی نہیں پائیں گے۔آپ جانتے ہیں ایسا کیوں؟ وہ اس لیے کہ جب آپ پر برکت قرآن عیاں ہوگی تو آپ کے اندر رب کی عظمت اور خشیت پیدا ہوجائے گی۔

۲۹-جب آپ کے خاندانی اجتماعات میں غیبت ہوتی ہو اور آپ اسے روک نہیں پاتےہوں تو کسی ایسے شخص کو اس اجتماع میں بہ طور مہمان مدعو کریں جن کےسامنے لوگ غیبت کرنے میں حرج محسوس کریں اور آپ با مقصد موضوعات چھیڑ کر غیبت سے دور رہنے میں ان کی مدد کریں۔

۳۰-دو آدمی کے درمیان جو خاص گفتگو ہوتی ہے اسے جاننے میں زیادہ دلچسپی نہ رکھیں کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ آپ اچھی نیت کے ساتھ ان کی دلچسپ باتوں میں شریک ہونا چاہتے ہوں لیکن آپ جب ان سے قریب ہوں تو غیبت جیسی زبان کی ان عظیم آفتوں سے آپ کا سامنا ہوجن کی سنگینی کا صحیح علم صرف اللہ ہی کو ہے۔اللہ نے نیکی اور بھلائی کے علاوہ ہر ایک چیز میں کی جانے والی سرگوشی اور خفیہ مشورے کی مذمت کی ہے :{﴿ لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١١٤﴾} [سورۃ النساء:۱۱۴].

ترجمہ:ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں ' ہاں ! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ تعالی کی رضا مندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے اسے ہم یقینا بہت بڑا ثواب دیں گے۔

(ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں) یعنی ان کی باتوں میں کوئی خیر نہیں ۔

(ہاں ! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے)یعنی جو شخص اس قسم کی سرگوشی کرے تو اس کی بات میں بھلائی ہوتی ہے۔

(جو شخص صرف اللہ تعالی کی رضا مندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے) یعنی : اخلاص کے ساتھ اللہ صاحب عزت وجلال سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے یہ کام کر ے۔

(اسے ہم یقینا بہت بڑا ثواب دیں گے) یعنی وافر مقدار میں اجر سے نوازیں گے۔

۳۱-ثابت قدم رہیں ' کوئی شخص اگر آپ کی غیبت کرے تو آپ بھی اس کی غیبت میں نہ پڑجائیں کہ آپ بھی اسی کی طرح خسارے اور گھاٹے کےشکار ہوجائیں' کیوں کہ کوئی بھی انسان لوگوں کی بدزبانی سے محفوظ نہیں ۔

ابن درید الأزدی کہتے ہیں :

وما أحد من ألسن الناس سالما ولو أنه ذاك النبي المطهر

فإن كا ن مقداما يقولون أهوج وإن كان مفضالا يقولون مبذر

وإن كان سكيتا يقولون أبكم وإن كان منطيقا يقولون مهذر

وإن كان صواما وبالليل قائما يقولون زراف يرائي ويمكر

فلاتحتفل بالناس في الذم والثنا لا تخش غير الله فالله أكبر

ترجمہ: کوئی بھی انسان لوگوں کی بدزبانی سے محفوظ نہیں خواہ وہ نبی پاک ہی کیوں نہ ہوں۔

اگر کوئی شجاعت وبہادری کرے تو اسے بے وقوف کہا جاتا ہے اور اگر کوئی سخی وداتا ہو تو اسے فضول خرچی کا طعنہ دیا جاتا ہے۔

اگر خاموش مزاج ہو تو کہاجاتا ہے کہ یہ گونگا ہے اور بسیار گو ہو تو کہتے ہیں کہ ہذیان بکتا ہے۔

اگر روزہ دار اور تہجد گزار ہو تو کہتے ہیں کہ یہ تو بہت جلد باز ہے ' ریاء کاری اور مکاری کرتا ہے۔

اس لئے لوگوں کی مذمت اور مدحت کا اعتبار نہ کریں اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ رکھیں ' اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

۳۲-اگر آپ کو اس کا ڈر ہے کہ آپ نے اگر غیبت کرنے والے کو خاموش کرنے کی کوشش کی تو وہ آپ پہ غصہ ہوجائے گا ' تو اس

سے زیادہ آپ کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ آپ اس کی غیبت کو سنتے رہیں اوراللہ آپ پہ غضبناک ہوجائے...!

آپ غیبت کرنے والے کے ساتھ بے باک رہیں اور کھل کر اس کی تردید کریں اور اسے غیبت مکمل کرنے کا موقع نہ دیں' اور وضاحت کے ساتھ کہیں : میں نے بہت پریشانی سے نیکیاں جمع کی ہیں اور مجھے اسے محفوظ رکھنے کی فکر ہے ...اسے بتائیں کہ غیبت کبیرہ گناہ ہے ' اپنے دین کے معاملہ میں کسی کے ساتھ چاپلوسی اور تملق نہ کریں۔

شاعر بہاء الدین زہیر کہتے ہیں کہ :

ما قلت أنت لا سمعت أنا　　　هذا حديث لا يليق بنا

إن الكرام إذا صحبتهم ستروا　　　القبيح وأظهروا الحسنا

ترجمہ: کاش یہ بات نہ آپ کہتے اور نہ میں سنتا ' یہ ایسی بات ہے جو ہمیں زیب نہیں دیتی ۔

اگر آپ شریف لوگوں کی صحبت میں رہیں گے تو اندازہ ہوگا کہ وہ برائی پر پردہ ڈالتے ہیں اور اچھائیوں کو اجاگرکرتے ہیں۔

۳۳-جو شخص غیبت کاری میں مشہور ہو اس کے پاس بھی نہ بیٹھیں ' نہ اس کی صحبت میں رہیں اور نہ اس کے ساتھ زیادہ وقت گزاریں..

اگر وہ خود آپ کے پاس آکر بیٹھ جائے تو آپ اس سے جان چھڑانے کا کوئی بہانا تلاش لیں اور پھر اس کے پاس لوٹ کر نہ آئیں۔

اگر کسی وجہ سے آنا ہی پڑے تو اس سے دوری بنا کر بیٹھیں۔

۳۴- غیبت جیسے کبیرہ گناہ سے بچنے کے لئے اللہ سے زبان ' کان اور دل کی حفاظت وسلامتی کی دعا کریں ' یہ دعا بہت پیاری ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے:

"اللهم اجعل في قلبي نوار ، وفي لساني نورا، وفي بصري نورا، وفي سمعي نورا، وعن يميني نورا، وعن يساري نورا، ومن فوقي نورا، ومن تحتي نورا، ومن أمامي نورا، ومن خلفي نورا، واجعل لي في نفسي نورا، وأعظم لي نورا" صحيح الجامع

ترجمہ: اے اللہ میرے دل میں ، میری زبان میں ، میری بصارت میں ، میرے کان میں ، میرے داہنے ، میرےبائیں ، میرے اوپر ، میرے نیچے ، میرے سامنے ، میرے پیچھے نور پیدا کردے ، میرے نفس میں نور بھر دے اور مجھے بڑا نور عطا فرما۔

۳۵- غیبت کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ دل میں تنگی محسوس کریں ، پھر شیطان آپ کے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ غیبت سے تم کو راحت ملے گی...!لیکن غیبت کرنے سے آپ کا دل اور تنگ ہوجائے گا کیوں کہ آپ غیبت کرنے سے آپ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں ...تنگ دلی کا کار گر حل کلام الٰہی کی تلاوت ہے جس سے آپ کے غم واندوہ کا پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائے گا، آپ کو انشراح صدر اور دل کی کشادگی حاصل ہوگی ، اور اس کے بعد آپ کبھی غیبت اور قیل وقال کے بارے میں سوچیں گے بھی نہیں۔

۳٦-جب آپ غیبت کرنے لگیں تو تصور کریں کہ جس کی غیبت کر رہے ہیں وہ آپ کے سامنے بیٹھا آپ کودیکھ رہا ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ پھر آپ ایسی بات کرنا چاہیں گے جس کو غیبت سے دور کا بھی واسطہ نہ ہو....{وَتَخْشَى ٱلنَّاسَ وَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَىٰهُ ۝٣٧} [سورة الأحزاب:۳۷].

ترجمہ: تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا حالانکہ اللہ تعالی اس بات کا زیادہ حق دار تھا کہ تو اس سے ڈرے۔

اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ آپ کو یہ یقین حاصل ہوکہ اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے:

{أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ۝١٤} [سورة العلق:۱۴].

ترجمہ:کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ تعالی اسے خوب دیکھ رہا ہے۔

اس لئے اللہ سے شرم کرو اور اسی سے ڈرو۔

کسی نیک بزرگ نے اپنے ہم نشینوں سے کہا کہ : مجھے بتاؤ کہ اگر تمہارے درمیان حاکم وقت کا پیغامبرہوتا جو تمہاری باتیں انہیں پہنچاتا تو تم اپنی زبان چلاتے ؟ انہوں نے کہا: نہیں ' اس پر نیک بزرگ نے کہا: تمہارے ساتھ اللہ کے فرشتے ہمہ وقت لگے ہوتے ہیں جو تمہاری باتیں اللہ عزوجل تک پہنچاتے ہیں۔

۳۷-خود کو لایعنی چیزوں میں لگا کر برباد نہ کریں ' اپنے آپ کو سود مند کاموں میں مشغول رکھیں' اس لئے کہ بے کا ر اور لغو کاموں سے انسان غیبت میں مبتلا ہوجاتا ہے ' اگر غیبت سے بچ بھی جائے تو وقت تو ضرور ضائع ہوتاہے بلکہ زندگی ضائع ہوتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ : (جو اس باریکی کو جان لے کہ اس کی بات بھی اس کے عمل کی طرح (اس کے نامہ اعمال میں درج ہوتی)ہے ' وہ بولنا ہی کم کردے گا)۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

" اے وہ لوگو! جنہوں نے اپنی زبان سے اسلام لایا لیکن ایمان ان کے دل میں جاگزیں نہیں ہوا! مسلمانوں کو اذیت نہ دو اور نہ ان کی ٹوہ میں رہو' اس لئے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی ٹو ہ میں رہتا ہے اللہ اس کی ٹوہ میں رہتا ہے ' اور اللہ جس کی ٹوہ میں رہتاہے اسے اپنے گھر کے اندر ہی ذلیل کردیتا ہے" صحیح الترغیب

۳۸- جب آپ کسی شخص یا جماعت کے ساتھ ہوں تو آپ ہی کسی مفید موضوع پر گفتگو کرنے کی پہل کریں اور لوگوں کی پرسنل لائف اور ان کی عزت وآبرو کو موضوع بنانے سے گریز کریں' یہ ایک عملی طریقہ ہے جس کے ذریعہ آپ اپنی زبان کے ساتھ ان کی زبانوں کی بھی حفاظت کر سکتے ہیں ' انہیں کبیرہ گناہوں سے دور رکھنے اور نفع بخش کام کی رہنمائی کرنے کا ثواب آپ کو ضرور ملے گا۔

۳۹-اپنی زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں ' ازخود وہ مخلوق کے ذکر سے بے زار ہوجائے گی۔

مکحول کہتے ہیں کہ: (ذکر الٰہی شفا ہے اور لوگوں کا ذکر بیماری ہے)۔

۴۰-اپنے چہرے کے خد وخال اور جسمانی حرکت کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کریں (آنکھوں سے اشارہ کرنا...رودررو برائی کرنا... کسی کی نقل اتارنا) یہ سب غیبت میں شمار ہوتے ہیں‘ اللہ تعالی فرماتا ہے: {وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ﴿١﴾} [سورة الهمزة:١].

ترجمہ : بڑی خرابی ہے ہر اس شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا اور غیبت کرنے والا ہے۔

ابن عبا س کہتے ہیں کہ: (همزة لمزة) سے مراد ہے : لعن طعن اور عیب جوئی کرنے والا۔

ربیع بن انس کہتے ہیں کہ: (الهمزة) یہ ہے کہ رودررو کسی کی برائی کرے ۔اور (اللمزة) کا مطلب ہے کہ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرے۔

قتادہ کہتے ہیں کہ: اپنی آنکھوں اور زبان سے کسی کی برائی کرے ‘ لوگوں کی غیبت کرکے ان کے گوشت کھائے اور ان پر طعن وتشنیع کے تیر برسائے ۔

ابن کیسان کہتے ہیں کہ: (الهمزة) سے مراد یہ ہے کہ اپنی بدزبانی سے اپنے ہم نشیں کو تکلیف پہنچائے ۔

(اللمزة) یہ ہے کہ اپنی آنکھ کی جھپک ‘ سر کے اشارے اور جنبش کی حرکت سے کسی کا مزاق اڑائے ‘ ہمز اور لمز دونوں ہی فاعل کی صفتیں ہیں۔

(ویل) کے معنی رسوائی ‘ عذاب ‘ ہلاکت اور جہنم کے اس وادی کے ہوتے ہیں جس میں جہنمیوں کی پیپ اور ریم بہ رہی ہوگی۔

۴۱-کسی شعبہ حفظ میں داخلہ لے لیں ‘ آپ کو قرآن کی تاثیر اور برکت نہ صرف اپنی زبان پر بلکہ پوری زندگی پر نظر آنے لگے گی۔

۴۲-یہ ایک آزمودہ اور کامیاب نسخہ ہے ‘ آپ بھی آزما کر دیکھ لیں...

کسی نے اپنی آفس میں ایک بورڈ لگایا جس پر یہ عبارت لکھی تھی:

(کوئی بھی مجھے کسی دوسرے کے بارے میں کوئی بات نہ کہے‘ میں چاہتاہوں کہ آپ لوگوں سے صاف دل کےساتھ ملوں)..

اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اسے غیبت سننے ‘ چاپلوسی کرنے اور اس میں شریک ہونے کی اذیت اور معصیت سے راحت مل گئی۔

آپ اپنے گھر میں بھی اس نسخہ کو آزماسکتے ہیں ‘ لیکن اس بورڈ کو دلکش اور جاذب نظر گل بوٹوں سے سجا کر چسپاں کریں!

۴۳۔غیبت کرتے ہوئے آپ اپنے سامنے ایک بڑا سا آئینہ رکھیں ‘ آپ اپنے اوپر شیطانی آثار جھلکتے ہوئے دیکھیں گے! ....آپ اسے غور سے دیکھیں۔

آپ کی نگاہوں میں حرارت اور حدت ہوگی !

آپ کی سانس اور آواز میں ایک قسم کا واضح اضطراب محسوس ہوگا!

اس حالت میں آپ اگر اپنے باڈی لینگویج پر غور کریں گے تو آپ کو لگے گا کہ آپ کے سراپے سے ناپسندیدگی اور کراہیت کی بو پھوٹ رہی ہے جو آپ کی دنیا اور عقبی دونوں ہی برباد کررہی ہوتی ہے۔

آپ فورا غیبت سے باز آجائیں اور شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ طلب کریں..!

{إِنِّيٓ أَخَافُ ٱللَّهَ رَبَّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿١٦﴾} [سورة الحشر:١٦].

ترجمہ: میں تو صرف اللہ سے ڈرتا ہوں جو دونوں جہانوں کا پالنہار ہے۔

۴۴۔آپ اپنے آپ کو اس شخص کے مقام پر رکھ کر دیکھیں جس کی آپ غیبت کر رہے ہیں ‘ کئی لوگ تو درکنار کیا آپ کو یہ پسند ہوگا کہ کوئی ایک انسان ہی آپ کی غیبت کرے؟..

یاآپ لوگوں کی مجلس کا ایسا لقمہ بن جائیں جنہیں وہ مزہ لے لے کر چبائیں ‘ آپ کا مزاق اڑائیں ‘ آپ پر ہنسیں یا آپ کے خلاف سازشوں کا جال بنیں؟....

مجھے نہیں لگتا کہ آپ کبھی یہ پسند کریں گے....لہذا دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کریں جو اپنے لئے کرتے ہیں اس لئے کہ اللہ کے نزدیک مسلمان کی بڑی حرمت ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کعبہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ: تو کتنی عظیم ہے اور تیری حرمت کتنی بڑی ہے‘ لیکن مومن انسان کی حرمت اللہ کے نزدیک تجھ سے بھی بڑھ کر ہے۔

۴۵-" غصہ نہ کریں" یہ میں نہیں کہ رہا ہوں !

بلکہ یہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادہے ‘ کیوں کہ غصہ کی آگ آپ کو اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ آپ غیبت اورا س جیسی دیگر محرمات کا ارتکاب کرکے اپنی نیکیوں کو خاکستر کرلیں ‘ اس لئے ہوشیار رہیں! ....غصہ کے وقت یہ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کریں ..وضوء کریں...غصہ ٹھنڈ پڑ جائے گا...سب کچھ درست ہوجائے گا.....اور آپ اللہ کی تعریف بیان کریں گے کہ آپ اپنی زبان پر قابو رکھنے میں کامیاب رہے ‘ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اپنی زبان کو قابو میں رکھو" صحیح الترغیب

۴۶-جب کوئی غیبت کرنے لگے تو اس کے سامنے بلند آواز سے اللہ کا ذکر کریں ‘ اس لئے کہ ذکر الٰہی سے دلوں پر ضرب پڑتی ہے اور ان پر لرزہ طاری ہوجاتا ہے ‘ آپ دیکھیں گے کہ غیبت کرنے والا اپنی بات مکمل بھی نہیں کر سکے گا ‘ یا کم از کم اپنی بات مختصر ضرور کرے گا اور دوبارہ ایسی بات کرنے سے باز رہے گا۔

۴۷-جس دن آپ کسی کی غیبت نہیں کرتے ہیں اس دن کو ایک ایسے روشن کارنامہ کی نظر سے دیکھیں جس سے آپ کو اور بہتر کرنے کی تحریک ملتی ہے۔

(کسی سے کہا گیا کہ : آپ نے صبح کس حال میں کی؟ اس نے کہا کہ: میں نے صبح اس آرزو کے ساتھ کی کہ رات تک میں عافیت اور سلامتی کے ساتھ رہوں۔اس سے کہا گیا: کیا آپ باقی دنوں میں عافیت سے نہیں رہا کرتے ؟ انہوں نے جواب دیا : عافیت اسی دن رہتی ہے جس دن میں اللہ تعالی کی نافرمانی سے محفوظ رہتا ہوں) عافیت یہ بھی ہے کہ آپ کاد ن بغیر غیبت کے گز ر جائے۔

۴۸-کچھ بولنے سے پہلے اس حدیث پر غور کر لیا کریں اس کے بعد فیصلہ لیں کہ: جو آپ بولنا چاہتے ہیں وہ آپ کو بولنا چاہئے یا خاموش رہنا ہی بہتر ہے؟....اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

(جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ بولے تو بھلی بات بولے ورنہ خاموش رہے) صحیح البخاری۔

۴۹- ایسی جگہ سے فورا اٹھ جائیں جہاں آپ غیبت کاروں کی نکیر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے ' یا جس جگہ پر آپ کی کوشش بارآور نہیں ہوسکتی ' شاعر کہتا ہے:

إذا لم أجد خلا تقيا يؤانسني　　فوحدتي خير وأشهى من غوي أعاشره

وأجلس وحدي للعبادة آمنا　　أقر لعيني من جليس أحاذره

ترجمہ: محبت اور دوستی کے لئے اگر مجھے کوئی پرہیزگار انسان نہ مل سکے تو گمراہ اور بے راہ انسان سے بہتر اور پیاری میری تنہائی ہے -

مطمئن ہو کر میں عبادت میں لگا رہوں ' اس سے میری آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈک ملے گی بہ نسبت ایسے دوست کے جس سے میں دور بھاگتا اور بچنا چاہتا ہوں۔

۵۰-آپ اس حقیقت کو جان رکھیں کہ غیبت کاروں کی صحبت سے آپ کو ایک ذ رہ برابر بھی فائدہ نہیں ملنے والا ہے ' بلکہ سب سے پہلے آپ ہی کو اس کا نقصان پہنچتا ہے ' اس لئے کہ جو آج آپ کے حق میں منہ شگافی کر رہا ہے' آپ یقین مانیں کہ وہ ضرور کل کسی اور کے پاس آپ کی غیبت میں بھی منہ شگافی کرے گا!

ایک بات یہ بھی ہے کہ مسئلہ آپ کی نیکیوں کا ہے ' اس سے پہلے کہ آخرت میں آپ اپنی آنکھوں سے اپنی نیکیاں برباد ہوتے ہوئے دیکھیں' آپ دنیا ہی میں اس کو سمجھ لیں تاکہ آپ کی محنت غارت نہ ہو۔

۵۱-کسی کا بیان ہے کہ وہ لوگوں کے بیچ جانے سے پہلے اللہ سے یہ دعا کیا کرتا ہے کہ اللہ اس کی زبان کی حفاظت فرمائے ' اللہ کے فضل سے دعا کا اچھا اثر بھی اسے ملتا ہے۔

۵۲-غیبت لکھنے کاجو بھی طریقہ ہو ' آپ غیبت لکھنے سے گریزاں رہیں ' سماجی ذرائع ابلاغ پر لکھنا بھی اس میں شامل ہے -

آپ خود سے کہیں کہ: یہ نا ممکن ہے کہ غیبت کی کوئی بات لکھ کر ایسی بداعمالیوں سے خود کو ہلاک کرلوں جن کے گناہ نہ صرف میری زندگی میں بلکہ وفات کے بعد بھی میرے نامہ اعمال میں درج ہوتے رہیں گے ۔لوگ لمبے عرصے تک اسے نشر کرکے ایک ایسے شخص پر ہنستے رہیں گے جس کا میں نے مزاق اڑایا تھا!۔

یا اس شخص پر تعجب کریں گے جسے میں نے اپنی بات سے رسوا کیا تھا!

میں خود ہی بکرہ بنوں گا.....میں اپنی نیکیاں ضائع کرکے لوگوں کے گناہوں کا بوجھ ڈھوؤنگا!.....

۵۳-جب بھی غیبت کا ارادہ ہو توآپ اس کی شناعت کویاد کر لیا کریں اور آپ ذکر الٰہی میں محو رہنے والی پاکیزہ زبان کو غیبت کی آلائش سے محفوظ رکھیں‘ کسی نے کہا ہے کہ: غیبت کتوں کے کھانے کا دستر خوان ‘ فاسقوں کا سالن اور ر فاجروں کا مشغلہ ہے۔

۵۴-غیبت کی ممانعت میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ‘ ان کی معرفت وآگہی غیبت سے بچانے والا ایک مضبوط محافظ ہے۔ان احادیث میں یہ حدیث بھی قابل ذکر ہے: " سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ نا حق کسی مسلمان کی عزت وآبرو پر کیچڑ اچھالا جائے " اسے امام البانی نے سلسلۃ صحیحۃ میں صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث میں " أربی الربا" وارد ہوا ہے اور " الربا" کے معنی زیادتی کے ہوتے ہیں۔

یعنی کہ: بالیقین سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ مسلمان کی غیبت کی جائے ‘ غیبت کوزیادتی اس لئے کہا گیاہے کیوں کہ غیبت اللہ کی شریعت پر زیادتی کرنا ہے ‘ زیادتی اور سود(بڑھوتری) صرف بیع وشراء ہی میں نہیں ہوتی۔ حدیث کے اندر غیبت سے روکا گیا ہے اور یہ ضاحت کی گئی ہے کہ غیبت کبیرہ گناہ اور شدید ترین محرمات میں سے ہے۔

۵۵-دوسروں سے بات کرتے ہوئے لوگوں کو موضوع گفتگو نہ بنائیں ‘ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ اس سے یا تو آپ غیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا وہ لوگ‘ اس لئے آپ ان سے ایسی ہی بات کریں جو اللہ کو پسند ہو

اور اللہ جو ناپسند کرتا ہے اس سے انہیں روشناس کریں' انہیں بتائیں کہ ہم سب کی تخلیق اللہ کی عبادت کے لئے ہوئی ہے ' اس طرح کبھی غیبت کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہے گی ' توفیق یافتہ وہ ہے جسے اللہ توفیق سے نوازے۔

غیبت کی مجلس کے درمیان اور اس کے بعد اپنے دوستوں کو ان نیک اعمال کی یاد دلائیں جنہیں انہوں نے بڑی محنت سے انجام دیا ہے ' انہیں بتائیں کہ : کتنا خوش نصیب ہے وہ جس کی آپ نے غیبت کی ہے! وہ آپ کی نیکیاں لے کر سیراب ہوگیا اور آپ بھوکے رہ گئے ' وہ مالدار ہوگیا اور آپ پر فقیری آگئی _ وہ نعمت یافتہ ہے اور آپ عذاب سے دوچار !

اس طرح آپ عذا ب کی یاد دلاکر انہیں غیبت سے باز رکھ سکتے ہیں۔

۵۷-غیبت سے توبہ کرنے کے لئے اپنے نفس کو اس حدیث کے ذریعہ آمادہ کریں ' کیوں کہ زبان کی حفاظت سے جنت کی راہ ہموار ہوتی ہے جس کی ضمانت پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

" میرے لئے جو شخص دو جبڑوں کے درمیا ن کی چیز(زبان) اور دو ٹانگوں کے بیچ کی چیز (شرمگاہ) کی ذمہ داری دیدے میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری دیتا ہوں"۔صحیح الجامع

۵۸-اس کتابچہ پر آپ اپنے ہم نشینوں اور شناساؤں کے لئے کوئی مسابقہ کر سکتے ہیں تاکہ ان کے اندر غیبت کے خطرات کے تئیں بیداری پیدا ہوسکے ' اس سے انہیں غیبت سے نجات پانے میں مدد ملے گی اور ان سے قبل آپ خود اس گناہ سے بچ جائیں گے' اگر وہ غیبت سے باز نہیں بھی آئیں گے تو کم از کم آپ کے پاس تو غیبت نہیں کریں گے ۔ یہ ایک عملی اور مثبت اقدا م ہے جس سے آپ بہت مستفید ہوں گے۔

۵۹-جب جب آپ غیبت کریں تب تب اپنی کوتاہی پر نادم وشرمندہ ہوں اور حسرت وافسوس کریں ' بہ کثرت استغفار کریں اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور حسبی اللہ ونعم الوکیل کا ورد کریں اور اللہ سے اپنے نفس اور اس کی ہلاکت خیز خواہشات سے مقابلہ کے لئے اعانت طلب کریں۔

٦٠-جب کسی کی غیبت کر یں تو دو رکعت نماز پڑھیں اور رب سے مغفرت طلب کریں ' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : " کوئی بندہ جب گناہ کرتا ہے اور اس کے بعد خوب بہتر انداز میں وضوء کرکے دورکعت نماز ادا کرتا ہے اور رب سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ اس کو معاف فرما دیتا ہے ' اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی :{ وَٱلَّذِينَ إِذَا فَعَلُواْ فَٰحِشَةً أَوۡ ظَلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ ذَكَرُواْ ٱللَّهَ فَٱسۡتَغۡفَرُواْ لِذُنُوبِهِمۡ وَمَن يَغۡفِرُ ٱلذُّنُوبَ إِلَّا ٱللَّهُ وَلَمۡ يُصِرُّواْ عَلَىٰ مَا فَعَلُواْ وَهُمۡ يَعۡلَمُونَ ﴿١٣٥﴾} [سورة آل عمران:١٣٥].

ترجمہ: جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہوجائے یا کوئی گناہ کربیٹھیں تو فورا اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں ۔فی الواقع اللہ تعالی کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔

اس حدیث کو امام البانی نے صحیح ابو داؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

٦١-غیبت سے متعلق ان اثر انگیز فتاوی کو یاد رکھیں تاکہ آپ ان مجالس میں انہیں موضوع گفتگو بناسکیں جہاں آپ کو غیبت کے در آنے کا ڈر ہو ' اس کے ذریعہ آپ برائی کو پنپنے اور بڑھنے سے پہلے ہی جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کی پہل کر سکتے ہیں۔

درج ذیل فتاوی اس سلسلے میں آپ کے لئے معاون ثابت ہوں گے' یہ ابن باز علیہ الرحمہ کے فتاوے ہیں :

پہلا فتوی:

سؤال: کچھ لوگوں کو غیبت اور چغلخوری کی عادت ہے اور انہیں اس برائی سے کوئی روکنے والا بھی نہیں ہے ' میں بسا اوقات لوگوں کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے انہیں سنتا ہوں اور کبھی کبھار میں بھی ان کے ساتھ ایسی باتیں کرلیتا ہوں لیکن مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ حرام ہے ' پھر مجھے اپنے کئے پر شرمندگی ہوتی ہے اور میں ان لوگوں کی صحبت سے دور رہنے لگتا ہوں ' لیکن کبھی کبھی مجھے کچھ ظروف کی وجہ سے ان سے ملنا پڑتا ہے ' ایسے میں مجھے کیا کرنا چاہئے ؟ اللہ آپ کو بہتر اجر سے نوازے۔

جواب : غیبت اور چغلخوری کبیرہ گناہوں میں سے ہیں ' اس لئے ان سے بچنا واجب ہے ' اللہ پاک کا فرمان ہے : {وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ﴿١٢﴾} [سورة الحجرات:١٢].

ترجمہ: تم آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

" جب اللہ نے مجھے معراج کرایا تو میرا گزر ایک ایسی قوم سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہرے اور سینے کونوچ رہے تھے ' میں نے کہا: جبرئیل ! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزت وآبرو پر انگلی اٹھاتے ہیں" صحیح الجامع

یہ غیبت کرنے والے لوگ ہیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کی تعریف میں فرمایا: " اپنے بھائی کے بارے میں ناپسندیدہ بات کرنا غیبت ہے " گویا یہی غیبت ہے کہ آپ اپنے بھائی کا ذکر ان چیزوں کے ساتھ کریں جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاگیا: اگر میرے بھائی کے اندر وہ برائی موجود ہوتو آپ کیا کہیں گے؟ آپ نے فرمایا: اگر اس میں وہ برائی ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور وہ اس برائی سے پاک ہو تو تم نے اس پر بہتان تراشا" صحیح مسلم

گویا غیبت اور چغلوری ناپسندیدہ اور کبیرہ گناہ ہیں ' اللہ صاحب عزت وجلال کا فرمان ہے: {وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾} [سورة القلم:١٠-١١].

ترجمہ: اور کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا ' بے وقار ' کمینہ ' عیب گو اور چغلخور ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : " چغلخوری کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا" صحیح مسلم

" نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا ‘ آپ نے فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذا ب دیا جارہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہورہا ہے ‘ ان میں سے ایک شخص پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخور تھا" صحیح نسائی

میری دینی بہن! آپ پر یہ واجب بنتا ہے کہ آپ ان جیسے عیب گو اور چغلخور لوگوں کی صحبت میں نہ رہیں ‘ اگر ان کی مجلس میں بیٹھیں بھی تو ان کے اس عمل کی نکیر کریں اور اس کی خطرناکی سے انہیں آگاہ کریں ‘ اور انہیں بتائیں کہ یہ ایک منکر ہے جو جائز نہیں ۔ اگر وہ باز آجائیں تو ٹھیک ورنہ آپ انہیں خیر آباد کہیں ‘ ان کے ساتھ نہ بیٹھیں اور نہ ان کی غیبت اور چغلخوری میں شریک ہوں۔

دوسرا فتوی:

سؤال : کیا کفارۃ المجلس کی دعاء پڑھنے سے گفتگو کے دوران ہونے والی غیبت اور چغلخوری کا گناہ معاف ہوجاتا ہے؟

جواب :" سبحانک اللہم وبحمدک ‘ أشهدأن لاإلہ إلا أنت أستغفرک وأتوب إلیک" یہ دعا مجلس کا کفارہ ہے نہ کہ غیبت کا ‘ غیبت کی معافی کے لئے یہ ضروری ہے کہ جس کی غیبت کیا ہے اس سے صلح صفائی کرائے ‘ یا اس کے لئے دعاء کرے اور اس کے جن خوبیوں سے واقف ہوان کا چرچا ان مجلسوں میں کرے جن میں اس کی غیبت کیا ہو ‘ کیوں کہ یہ آدمی کا حق ہے ‘ جس کی معافی کے لئے صاحب معاملہ سے صلح صفائی کرانا ضروری ہے ‘ اگر ایسا نہ کر سکے تو غیبت کی جگہوں میں اس کے محاسن اور اچھے کارناموں کا ذکر خیر کرے‘ اللہ سے توبہ کرے ‘ اپنے کئے پر شرمندہ ہو‘ رب سے مغفرت طلب کرے اور یہ عزم کرے کہ دوبارہ یہ غلطی نہیں کرے گا ‘ اگر وہ صاحب معاملہ سے مل کر اپنی غلطی معاف نہیں کرا سکتا ہو تو غیبت سے توبہ کرنے کا یہی طریقہ اختیار کرے۔

الوداع کہنے سے پہلے:

مجھے لگتا ہے کہ آپ نے درست فیصلہ لے لیا ہوگا :

کہ نہیں.....میں اپنی نیکیاں ضائع نہیں کروگا۔

نہیں ....میں سماجی رواداری میں اپنے دین کا سودا نہیں کروں گا۔

میں ایک نئی شخصیت بن کر زندگی گزاروں گا ....میں ہر انسان کے ساتھ بے باکی سے پیش آؤں گا اور پورے عزم اورجزم کے ساتھ کہوں گا کہ:

نہیں......میں غیبت نہیں کرسکتا

اے اللہ ! میری زبان کو حق کا اعلان کرنے والا اور باطل کی نکیر کرنے والا بنادے ۔

میرے تمام اعضاء وجوارح کوحرام کام سے محفوظ رکھ۔

اے پالنہار! مجھے اپنی رضا والے کاموں میں استعمال کر اور ایسے تمام اعمال سے دورر کھ جو تیری ناراضگی کا موجب ہوں۔

اے اللہ ! مجھے اخلاص اور مقبولیت سے نواز۔

اللهم صل وبارک علی محمد وعلی آل محمد عدد ما خلقت والحمد لله الحمید